اللہ پوچھے گا......!!!

(سود خوری اور مدرسے والے "سیکولر پاکستان" کے رنگ ہیں نرالے)

پروفیسر محمد عاصم حفیظ

سپریم کورٹ میں کسی بھولے پاکستانی نے رٹ کردی کہ سود کو ختم کیا جائے۔ بیچارے نے کہیں آئین پاکستان کی کچھ ایسی شقیں پڑھ لی ہوں گی کہ جن میں "اس ملک میں کچھ بھی خلاف شریعت نہیں ہوسکتا" وغیرہ کا تذکرہ ہوگا۔ وہ تو بھلا ہو سپریم کورٹ کے "معزز" جج صاحبان کا جنھوں نے پہلی ہی پیشی میں اس کی طبیعت صاف کردی۔ ایویں کہیں کیس چل پڑتا تو بحث بھی لمبی ہو جاتی۔ ملک میں روشن خیالی پھیلاتے میڈیا کا وقت ضائع ہوتا۔ فضول قسم کی بحثیں کی جاتیں۔ کچھ مولویوں کو ٹاک شوز میں بلانا پڑتا جس سے ٹی وی چینلز کی سکرین واقعی دھندلا سی جاتی۔ بھلا یہاں وعظ ونصیحت سننے کے لیے ٹیلی ویژن کون دیکھتا ہے۔

معزز جج نے انتہائی دلچسپ اور معنی خیز جملے ارشاد فرمائے۔ ان کا کہنا تھا:

"ہم سپریم کورٹ کے باہر مدرسہ کھول کر سود کے خاتمے کا درس نہیں دے سکتے۔"

جب کہ دوسرا جملہ اس سے بھی دلچسپ تھا:

"جو لوگ سود نہیں لینا چاہتے نہ لیں۔ جو لے رہے ہیں، انھیں اللہ پوچھے گا۔"

واقعی سپریم کورٹ نے اس معاملے میں تو کمال ہی کردیا۔ سب سے پہلے تو ان لوگوں کے دماغ کا خلل دور ہو جانا چاہیے جو آئین میں لکھی اسلامی شقوں کو قابل عمل سمجھے بیٹھے ہیں۔ دوسری بات یہ بھی واضح ہوگئی کہ اس ملک کے اعلیٰ ترین ایوانوں میں دین سے متعلق معاملات کو کس قدر "سنجیدگی" سے لیا جاتا ہے۔

اب کون سمجھائے کہ اس ارض پاکستان میں دینی حوالے سے سنگین ترین اقدامات کو بھی جرم نہیں سمجھا جاتا۔ اسی لیے تو ملک کا میڈیا مادر پدر آزاد ہے۔ چہرے کے پردے پر داخلہ دینے سے انکار کردیا جاتا ہے۔ تھوڑے سے بھی دینی رجحان پر شدت پسند ہونے کا لیبل لگا کر پس انداز کردیا جاتا ہے۔ اسی خوف سے بہت سے مذہبی گھرانوں کے افراد بھی ہر جگہ خود کو روشن خیال ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں عید کے مذہبی تہوار پر ڈانس ہوتے ہیں اور نئی فلمیں نمائش کے

لیے پیش ہوتی ہیں۔ رمضان المبارک کا تقدس انعامی شوز کی چمک دمک اور ملے گلے کی نظر کرنا ٹھیک ہے۔ قربانی کی عید پر جانوروں کے ساتھ ماڈلز کی کیٹ واک کرا کے رنگ بھرا جاتا ہے۔ اب ایسے میں کوئی یہ کہے کہ ''اللہ کے ساتھ جنگ'' قرار دیے گئے سود کو ممنوع قرار دیا جائے یا ہمارے دینی اقدار، ثقافت و روایات کی دھجیاں اڑاتی روشن خیالی اور فحاشی کو روکا جائے تو اس بیچارے پر ترس ہی کھایا جاسکتا ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے نے ایک اور بات بھی واضح کر دی ہے کہ سود خوری سے روکنا یا رکنا صرف اور صرف ''مدرسے'' والوں کا مسئلہ ہے۔ گویا معاشرے کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ صرف مسجد و مدرسے کی چار دیواری میں قید لوگوں کی خواہش ہے۔

اسی طرح ایک اور کمال کا اصول یہ بھی سامنے آیا ہے کہ جو جرم کرنا چاہے اسے خود ہی اللہ پوچھے گا، یعنی جو چوری نہیں کرتا نہ کرے، جو کرتا ہے اسے ''اللہ پوچھے گا''۔ جو کرپشن نہیں کرتا اس کی بہت بہت مہربانی، جو کرتا ہے اسے ''اللہ پوچھے گا'' کیسا کمال کا اصول ہے کہ جرائم کے بارے میں یہ کہہ دیا جائے کہ جو کرے گا اسے ''اللہ پوچھے گا''۔

اب کوئی مانے یا نہ مانے کہ ہمارا پیارا ملک خوب ترقی کر رہا ہے یہ ترقی اور کسی شعبے میں ہو یا نہ ہو البتہ دینی معاملات کے حوالے سے خوب ہوئی ہے۔ ہمارا معاشرہ اس نہج پر جا رہا ہے کہ دینی روایات، مذہبی شعائر کو جہاں ایک طرف تفریح کی نظر کر کے ان کی روح کو مسخ کر دیا جاتا ہے تو دوسری جانب قرآن وحدیث کے واضح احکامات اور سنت نبوی ﷺ تک کو متنازعہ بنانے، ان کا مذاق اڑانے یا انکار تک کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی۔ یہ آج کے سیکولر ہوتے پاکستان کے نرالے رنگ ہیں جو اب مزید واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

اب بھلا روشن خیال بنتے پاکستان میں مذہبی احکامات، شریعت کے اصول وضوابط اور دینی اقدار و روایات کی گنجائش کہاں بنتی ہے۔ یہاں کے صاحب اقتدار حلقوں اور معاشرے کی باگ ڈور سنبھالتے ایوانوں کا پختہ عزم ہے کہ روشن خیالی کی راہ میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی جب کہ دینی معاملات اور مذہبی روایات واقدار کے حوالے سے یہی کافی ہے کہ ''اللہ پوچھے گا''......!!!

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆......☆......☆......☆